رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رض خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم ستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ۱۴ ۔ ۲۱ ۔ ۲۸ ہر ماہ انگریزی تاریخ کو شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

بجام وقت تو در سیاہ روشنی دار تا بنائے بنارت ابصارت یگانہ انوار

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی - دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۳۰	جلد ۱۹ مورخہ ۲۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ عیسوی

مریضون کیلئے خوشخبری

اشتہاری طبیبون کی طرح یہ اشتہار نہیں اور نہ اس سے محض دوا فروشی مقصد ہے حضرت خلیفہ اول رض کے وقت میں لوگون کو جہان ان کی ذات سے روحانی بیماریون کے لیے مفید مشورے ملتے تھے۔ جسمانی دکھون اور عوارض کے لیے بھی لوگ دُور دُور سے ان کے پاس آتے اور فائدہ اُٹھاتے تھے۔ اور اکثر بذریعہ خط وکتابت بھی علاج کراتے۔

مولوی صاحب قبلہ کی وفات کے بعد عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید طبی مشورے کے لیے قادیان میں ان کا کوئی قایم مقام نہیں یہ بات غلط ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے بعض شاگرد اپنے اپنے طور پر کامیابی سے مطب کرتے ہیں ان کے علاوہ حضرت مولانا مولوی عبید اللہ صاحب جو ایک تجربہ کار اور ذی علم طبیب ہیں۔ اور ریاست رامپور میں ایک عرصہ تک اپنے فیوض سے لوگون کو فائدہ پہنچاتے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی وفات کے بعد مستقل طور پر قادیان آ گئے ہیں۔ اور قادیان اور اردگرد کے لوگ خدا کے فضل سے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مین نے بیرونی احباب کے فائدے کے لیے جو کسی قسم کا طبی مشورہ چاہتے ہون۔ یہ انتظام کیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام حالات مرض مفصل لکھ کر بھیجدیا۔ ان کے مناسب حال علاج مولوی صاحب موصوف سے تجویز کرا کر نسخہ تیار کر کے مناسب قیمت پر بذریعہ وی۔پی بھیجدیا جائیگا۔ نسخہ مولوی صاحب کی زیر نگرانی تیار ہوگا۔ اور اجزائے نسخہ نہایت احتیاط سے ڈالے جائیں گے۔ جو لوگ کسی بیماری میں مبتلا ہون۔ وہ مجھ سے خط وکتابت کرین

المشتہر۔ خاکسار ابراہیم علی تلمیذ مولانا مولوی حکیم عبید اللہ صاحب بسمل قادیان۔

نوٹ۔ حضرت حکیم الامت خلیفہ اول کے تمام نسخہ جات تیار شدہ میری معرفت مل سکتے ہیں۔ اور ان کی طبی بیاض بھی یہان سے ملیگی۔ حصہ اول - دوم - سوم

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر کے چھپکر شیخ یعقوب علی تراب احمدی۔ مالک و ایڈیٹر و پبلشر کے قادیان سے شائع ہوا۔
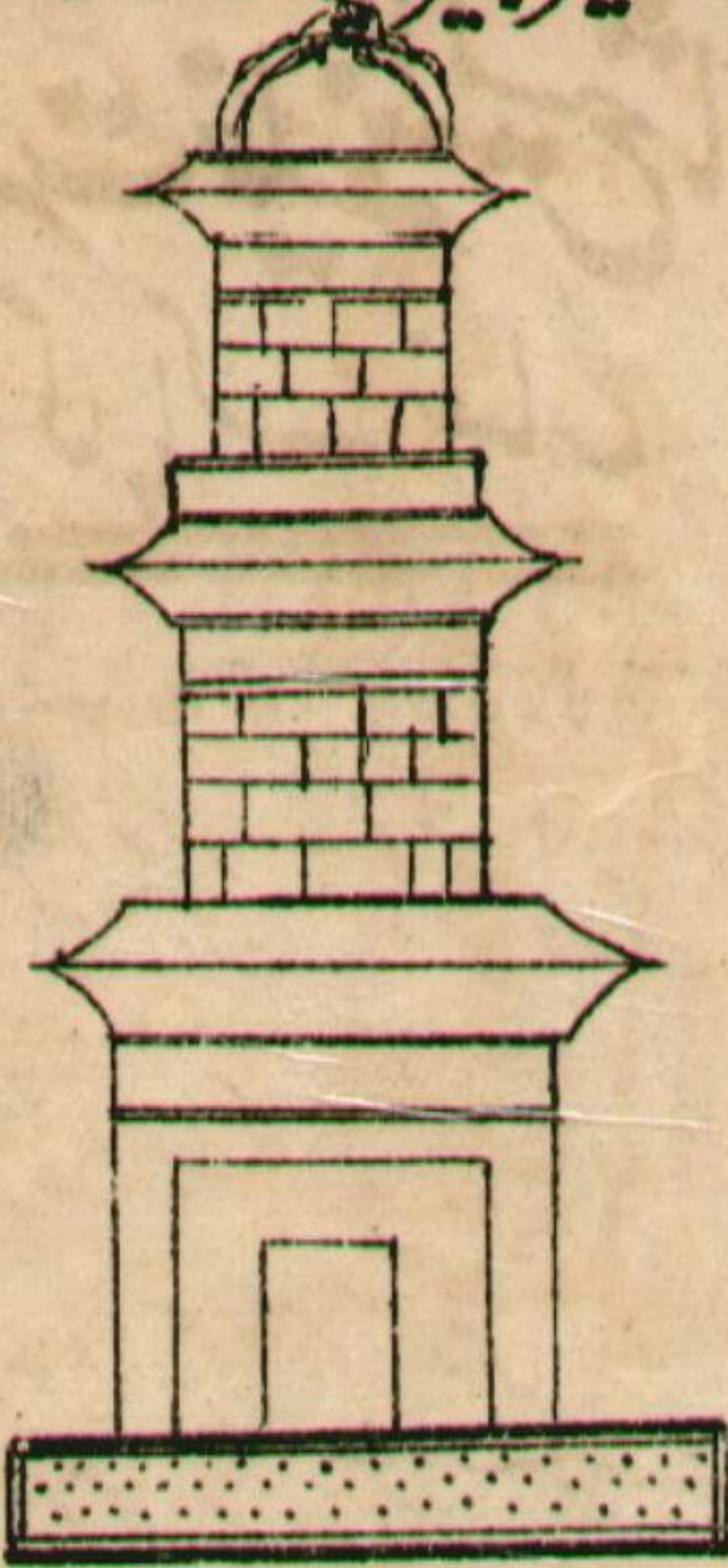
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی پاک نصائح

ذیل میں وہ زرین نصائح درج کی جاتی ہیں۔ جو کہ آپ نے قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو ولایت روانہ کرتے وقت لکھ کر دیں۔

ایڈیٹر۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں آپ کو اس خدا کے جو ایک اور صرف ایک ہی خدا ہے۔ نہ جسکا بیٹا نہ جورو۔ سپرد کرتا ہوں وہ آپ کا حافظ ہو ناصر ہو۔ نگہبان ہو۔ ہادی ہو معلم ہو راہبر ہو۔ اللھم آمین ثم آمین۔

آپ جس کام کے لیے جاتے ہیں وہ بہت بڑا کام ہے۔ بلکہ انسان کا کام ہی نہیں۔ خدا کا کام ہے کیونکہ دل پر قبضہ سوائے خدا کے اور کسی کا نہیں ہے۔ دلوں کی اصلاح اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہر وقت اسی پر بھروسہ رکھنا۔ اور کبھی یہ مت خیال کرنا۔ کہ میں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔

دل محبت الٰہی سے پر ہو اور تکبر اور فخر پاس بھی نہ آئے جب کسی دشمن سے مقابلہ ہو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے آگے گرا دیں اور دل سے اس بات کو نکال دیں کہ آپ جواب دیں گے۔ بلکہ اسوقت یقین کریں کہ آپ کو کچھ نہیں آتا۔ اپنے سب علم کو بھلا دیں لیکن اس کے ساتھ ہی یقین کریں کہ میرے ساتھ خدا ہے۔ وہ خود آپ کو سب کچھ سکھائیگا اور دعا کریں اور ایک منٹ کے لیے بھی خیال نہ کریں۔ کہ آپ دشمن سے زیر ہو جاوینگے۔ بلکہ تسلی رکھیں۔ کہ حق کی فتح ہو گی۔ اور پھر ساتھ ہی خدا کے غنٰے پر بھی نظر رکھیں۔ خوب یاد رکھیں وہ جو اپنے علم پر گھمنڈ کرتا ہے وہ دین الٰہی کی خدمت کرتے وقت ذلیل کیا جاتا ہے اور اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن ساتھ ہی وہ جو خدمت دین کرتے وقت دشمن کے رعب میں آتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی بھی مدد نہیں کرتا۔ نہ گھمنڈ ہو نہ فخر ہو نہ گھبراہٹ ہو نہ خوف متواضع اور یقین سے پر دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں پھر کوئی دشمن اللہ تعالےٰ کی نصرت کی وجہ سے آپ پر غالب نہ آسکیگا۔ اگر کسی ایسے سوال کے متعلق بھی آپ کا مخالف آپ سے دریافت کریگا۔ جو آپ کو معلوم نہیں۔ تو خدا کے فرشتے آپ کی زبان پر حق جاری کر دینگے۔ اور الہام کے ذریعے سے آپ کو علم دیا جائیگا۔ یہ یقینی اور سچی باتیں ہیں۔ اس میں ہرگز شک نہ کریں۔ آپ جس دشمن کے مقابلہ کے لیے جاتے ہیں وہ وہ دشمن ہے کہ تین سو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے اسلام کی لہروں نے اس سے سر ٹکرایا ہے مگر سوائے اس کے کہ وہ واپس دھکیلی گئیں۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس دشمن نے اسلام کے قلعے ایک ایک کر کے فتح کر لیے ہیں۔ پس بہت ہوشیاری کی بات ہے۔ لیکن مایوسی کی نہیں۔ کیونکہ جس اسلام کو اس نے زیر کیا ہے وہ حقیقی اسلام نہ تھا۔ بلکہ اس کا ایک مجسمہ تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ رستم کے مجسمہ کو ایک بچہ دھکیل سکتا ہے۔ آپ حقیقی اسلام کے حربے سے ان پر حملہ آور ہوں۔ وہ خود بخود بھاگنے لگے گا۔

یورپ اس وقت مادیت میں گھرا ہوا ہے دنیاوی علوم کا خزانہ سائنس کا دلدادہ ہے اسے گھمنڈ ہے کہ جو اس کا خیال ہے وہی تہذیب اور اس کے سوا جو کچھ ہے بد تہذیبی ہے وحشت ہے اس کے علم کو دیکھکر لوگ اس کے دعوے سے ڈر جاتے ہیں۔ اور رعب میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ یورپ کے علم اس علیم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو قرآن کریم میں ہے ان کے علوم روزانہ بدلنے والے ہیں۔ اور قرآن کریم کی پیش کردہ صداقتیں نہ بدلنے والی صداقتیں ہیں۔ پس ایک مسلم جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے ایک سیکنڈ کے لیے بھی ان کے رعب میں نہیں آسکتا۔ اور جب وہ قرآن کریم کی عینک لگا کر ان کی تہذیب کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ تہذیب درحقیقت بد تہذیبی نظر آتی ہے۔ اور چمکنے والے موتی سیپ کی ہڈیوں سے زیادہ قیمتی ثابت نہیں ہونگے

پس اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ اور یورپ کے علوم سے گھبرائیں نہیں جب ان کی عظمت دل پر اثر کرنے لگے۔ تو قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کا بغور مطالعہ کریں ان میں سے آپ کو وہ علوم مل جائیں گے کہ وہ اثر جاتا رہیگا۔ آپ اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ کہ یورپ کو فتح کرنے جاتے ہیں نہ کہ مفتوح ہونے اس کے دعوٰں سے ڈریں نہیں کہ ان دعوٰں کے نیچے کوئی دلیل پوشیدہ نہیں یورپ کی ہوا کے آگے نہ گریں۔ بلکہ اہل یورپ کو اسلامی تہذیب کیطرف لانے کی کوشش کریں۔

مگر یاد رکھیں آنحضرتؐ کا حکم ہے۔ بشروا و لا تنفروا۔ یعنی لوگوں کو بشارت دینا۔ ڈرانا نہیں۔ پھر ایک بات نرمی سے ہونی چاہیئے میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ صداقت کو چھپائیں۔ اگر آپ کریں گے۔ تو یہ اپنے کو تباہ کرنے کے برابر ہوگا۔ حق کے اظہار سے کبھی نہ ڈریں میرا اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ یورپ بعض کمزوریوں میں مبتلا ہے اگر عقائد صحیحہ کو مان کر کوئی شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے لیکن بعض عادتوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تو یہ نہیں کہ اس کو دھکا دے دیں۔ اگر وہ اسلام کی صداقت کا اقرار کرتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کے ساتھ اس کمزوری کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہیے۔ تو اس سے درشتی نہ کریں خدا کی بادشاہت کے دروازوں کو بند نہ کریں۔

لیکن عقاید صحیحہ کے اظہار سے کبھی نہ جھجکیں جو حق ہو اسے لوگوں تک پہنچا دیں اور کبھی یہ نہ خیال کریں کہ اگر آپ حق بتا دینگے تو لوگ نہیں مانیں گے اگر لوگ خود نہ مانیں تو نہ مانیں لوگوں کو ایماندار بنانے کے لیے آپ خود بے ایمان کیوں ہوں۔ کیا احمق ہے وہ انسان جو ایک زہر کھانے والے انسان کو بچانے کے لیے خود زہر کھالے سب سے اول انسان کے لیے اپنے نفس کا حق ہے پس اگر لوگ صداقت کو سن کر قبول نہ کریں تو آپ نفس کے دھوکے میں نہ آئیں کہ آؤ میں قرآن کریم کو ان کے مطلب کے مطابق بنا کر سناؤں۔ ایسے مسلمانوں کا اسلام محتاج نہیں۔ یہ تو مسیحیت کی فتح ہو گی۔ نہ کہ اسلام کی۔

جس نقطہ پر آپ کو اسلام کھڑا کرتا ہے۔ اس سے ایک قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ فوج در فوج لوگ آپ کے ساتھ ملیں گے۔ وہ شخص جو دوسرے کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے حق چھوڑتا ہے۔ دشمن بھی اصل واقعہ پر اطلاع پانے پر اس سے نفرت کرتا ہے۔

کہانے پینے پہننے میں اسراف اور تکلف سے کام نہ لیں بیشک خلاف دستورات دیکھکر لوگ گھبراتے ہیں - لیکن ان کو جب حقیقت معلوم ہوا اور وہ سمجھیں کہ یہ سب تقا ی کی وجہ سے نہ کہ غفلت کی وجہ سے ہے تو ان کے دل میں محبت اور عزت پیدا ہو جاتی ہے -

ایسا مارا ہوا جانور جسکو اگر دن کے اوپر تلوار مار کر مارا گیا ہو یا دم گھونٹ کر مارا گیا ہو - کہانا جائز نہیں قرآن کریم میں منع آیا ہے اور مسیح موعود سے ولایت جانے والوں نے پوچھا تو آپ نے منع فرمایا - پس اسے استعمال نہ کریں ہاں اگر یہودی یا عیسائی گلے کیطرف سے ذبح کریں تو وہ بہر حال جائز ہے - خواہ تکبیر کریں یا نہ کریں آپ بسم اللہ کہکر اسے کھا لیا کریں - یہودی ذبح کرنے میں نہایت محتاط ہیں ان کے گوشت کو بیشک کہائیں لیکن مسیحی آج کل جھٹکا کرتے ہیں یا دم کھینچ کر مارتے ہیں اسلیے بغیر تسلی ان کا گوشت نہ کہائیں - انکا پکا ہوا جائز ہے مچھلی کا گوشت جائز ہے شکار کا جو بندوق سے ہو گوشت جائز ہے کسی مسیحی کے ساتھ ایک ہی برتن میں کہانا جائز ہے - انسان ناپاک نہیں ہاں ہر ایک ناپاک سے ناپاک ہے - عورتوں کو ہاتھ لگانا منع ہو احسن طریق سے لوگوں کو بتا دیں - حضرت مسیح موعود سے جب ایک عورت ملنے آئی تو آپ نے اسے یہی بات کہہ دی تھی - رسول کریم سے بھی عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر بیعت لینے کا سوال ہوا تو آپ نے اس سے منع فرمایا - یہ ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہیں اس میں عورتوں کی ہتک نہیں کیونکہ جسطرح مرد کو عورت کو ہاتھ لگانا منع ہے اسیطرح عورت کو مرد کو ہاتھ لگانا منع ہے پس اگر ایک کی ہتک ہوتی ہے تو دوسرے کی بھی ہتک ہے لیکن یہ ہتک نہیں - بلکہ اسلام گناہ کو دور کرنے کے لیے اس کے ذرایع کو دور کرتا ہے - یہ نفس کی چوکیاں ہیں یہاں سے اُسے حملہ اور دشمن کا پتہ لگ جاتا ہے -

ہمیشہ کلام نرم کریں اور بات ٹھہر ٹھہر کر کریں جلدی سے جواب نہ دیں اور ٹالنے کی کوشش نہ کریں اخلاص سے سمجھائیں - اور محبت سے کلام کریں اگر دشمن سختی بھی کرے تو نرمی سے پیش آویں ہر ایک انسان کی خواہ کسی مذہب کا ہو خیر خواہی کریں حتیٰ کہ اسے معلوم ہو کہ اسلام کیسا پاک مذہب ہے جو لوگ آپ کے ذریعہ ہدایت پا دیں (انشاء اللہ) ان کی خبر گیریں جس طرح گڈریا اپنے گلے کی پاسبانی کرتا ہے ان کی پاسبانی کریں ان کی دینی یا دنیاوی مشکلات میں مدد کریں ہر ایک تکلیف میں ہر ابتلا میں محبت سے شریک ہوں ان کے ایمان کی ترقی کے لیے دعا کریں -

انگریزی زبان سیکھنے کیطرف خاص طور سے توجہ کریں اور چوہدری صاحب کے کہنے کے مطابق عمل کریں وہ آپ کے امیر ہونگے جب تک وہاں ہیں انکی تمام باتوں کو قبول کریں جہاں تک اسلام آپ کو اجازت دیتا ہے محبت سے ان کا ساتھ دیں -

اور اُن کے راستے میں روک نہ ثابت ہوں - بلکہ ان کا ہاتھ بٹائیں - تحریر کا کام آپ کریں تاکہ ان کی آنکھوں کو آرام ملے آپ دونوں کی محبت دیکھکر وہاں کے لوگ حیران ہوں -

قرآن کریم اور احادیث کا کثرت سے مطالعہ کریں حضرت مسیح موعود کی کتب سے پوری واقفیت ہو - مسیحی مذہب کا کامل مطالعہ ہو - فقہ کی بعض کتب زیر نظر رہیں - کہ وہ نہایت ضروری کام ہے - آخر وہاں کے لوگوں کو آپ لوگوں کو ہی مسایل بتانے پڑینگے -

جماعت احمدیہ کی وحدت اور اس کی ضرورت لوگوں پر آشکارا کریں - اسلام اور احمدیت کو جو اس زمانے میں وہ مترادف لفظ ہیں صفائی کے ساتھ پیش کریں اور ایک مذہب کے طور پر پیش کریں اور لوگوں کے دلوں سے یہ خیال مٹائیں کہ یہ بھی ایک سوسائٹی ہے خدا تعالےٰ کی مرضی کے مقابلے میں اپنی مرضی کو چھوڑ دینے کی تعلیم اہل یورپ کو دیں اب تک وہ خدا تعالےٰ پر بھی اعتراض کر لینا جائز سمجھتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق مذہب کو رکھنا چاہتے ہیں انکو بتائیں کہ سب دنیا کی حکومت کرو مگر خدا کی حکومت کو اپنے نفس پر مقدم کرو اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کسقدر لوگ آپ کی بات مانتے ہیں اسلامی سادگی ان لوگوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں - لفظوں سے کھینچکر روحانیت پیدا کرنے کی کوشش متوجہ ہوں -

آپ تو ایک گھوڑے پر بھی سوار نہیں ہو سکتے لیکن ایک شیر پر سوار ہونے کے لیے جاتے ہیں - بہت لوگ ہیں جنہوں نے اس پر سوار ہونے کی کوشش کی لیکن بجائے اس کی پیٹھ پر سوار ہونے کے اس کے پیٹ میں بیٹھ گئے آپ دعا سے کام لیں - تاکہ یہ شیر آپ کے آگے اپنی گردن جھکا دے ہر مشکل کے وقت دعا کریں اور خط برابر لکھتے رہیں -

میرا خط جائے یا نہ جائے آپ ہر ہفتہ مفصل خط جس میں سب حال مفصل ہو لکھتے رہیں - اگر کوئی تکلیف ہو خدا تعالےٰ سے دعا کریں اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو - اور فوری جواب کی ضرورت ہو خط لکھکر ڈال دیں - اور خاص طور پر دعا کریں - تعجب نہ کریں اگر خط کے پہنچتے ہی یا پہنچنے سے پہلے ہی جواب مل جائے خدا کی قدرت وسیع ہے اور اس کی طاقت بے انتہا ہے اپنے اندر تصوف کا رنگ پیدا کریں - کم خوردن - کم گفتن - کم خفتن عمدہ نسخہ ہے -

تہجد ایک بڑا ہتھیار ہے - یورپ کا اثر اس سے محروم رکھتا ہے کیونکہ لوگ ایک بجے سوتے ہیں اٹھ بجے اٹھتے ہیں آپ عشاء کے ساتھ سو جائیں تبلیغ میں حرج ہوگا - لیکن یہ نقصان دوسری طرح خدا تعالےٰ پورا کر دیگا - دن کو سننے والے لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے آئینگے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں غریبوں اور زمینداروں کو اور محنت پیشہ لوگوں کو جا کر تبلیغ کریں - یہ لوگ حق کو جلد قبول کرینگے اور جلد اپنے اندر روحانیت پیدا کریں گے - کیونکہ نسبتاً بہت سادہ ہیں اور گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں - کسی چھوٹے گاؤں میں کسی سادہ علاقہ میں لندن سے دور جا کر کبھی ایک دو ماہ رہیں اور دعا سے کام لیتے ہوئے تبلیغ کریں - پھر اس کا اثر دیکھیں - یہ لوگ سختی بھی کرینگے - لیکن سمجھیں گے بھی اور خوب سمجھینگے - ان کی سختی سے گھبرائے نہیں - بیمار کبھی خوش ہو کر دوا نہیں پیتا - ہمیشہ بڑے کام مجھ سے پوچھ کر کریں - اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے - اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے زبان میں اثر پیدا کرے کامیابی کے ساتھ جاویں اور کامیابی سے واپس آئیں - ہاں یاد رکھنا اس ملک میں آزادی بہت ہے - بعض خبیث الفطرت لوگ گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف منصوبہ کرتے ہیں - ان کے اثر سے خود بچیں - اور جہاں تک ہو سکے - دوسروں کو بھی بچائیں - واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

چوہدری صاحب کو السلام علیکم کہہ دیں اور سب نو مسلموں کو اور سیلون کی جماعت کو بھی اور بھی جو احمدی ملے - کان اللہ معکم این ما کنتم - آمین

مرزا محمود احمد - ۶ ستمبر ۱۹۱۵ء

سلک مروارید کا تیسرا حصہ شایع ہو گیا ہے - قیمت ۸ دفتر الحکم سے درخواست کرو -

رواج یا شریعت

یہ بات اب پوشیدہ نہیں رہی کہ رواج کو قانون کی حیثیت دینے کے لیے کوشش ہو رہی ہے اور یہ وقت ہے کہ مسلمان عام طور پر اور احمدی جماعت خصوصیت کے ساتھ شریعت حقہ کے اعزاز و امتیاز کے قایم کرنے کے لیے کوشش کرے۔ مسلمانوں کے لیے اس سے پہلے بھی یہ موقعہ تھا۔ کہ وہ واجب العرض میں کھلے طور پر لکھواتے کہ ہم شریعت کے پابند ہونگے۔ مگر بدقسمتی سے انہوں نے اس موقعہ کو عموماً ہاتھ سے کھو دیا ہے۔

احمدی جماعت کے لیے یہ مشکل ہے کہ اگر بعض جگہ وہ شریعت کی پابندی سے لڑکیوں کو حق دیں بھی تو ان کے ورثاء بازگشت قانون کے ذریعہ اس عمل درآمد کو منسوخ کرا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب خدا تعالےٰ نے ایک اور موقعہ دیا ہے جبکہ کل پنجاب کا رواج قلمبند ہو کر قانونی شکل اختیار کرنے کو ہے ہماری جماعت کا یہ اہم فرض ہے کہ اس سے پیشتر کہ رواج قانونی حیثیت اختیار کرے ہم گورنمنٹ کو آگاہ کر دیں۔ کہ ہمارے مقدمات کا انفصال شریعت کے فتوے کے ماتحت ہو۔

یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ہمارے لیے اگر کوئی رواج ہو سکتا ہے تو وہ شریعت اسلامیہ ہے حضرت خلیفہ ثانی نے اس ضرورت کو محسوس کر کے خطبہ جمعہ میں اس کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے اور آپ نے قومی اخباروں کو بھی متوجہ کیا ہے کہ وہ جماعت کو اس کے متعلق یاددہانیاں کریں۔

احمدی جماعت کا یہی فرض نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس وقت شریعت حقہ کی عمل درآمد ایک عام نظیر قایم کرے۔ بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے تنازعات کو اپنی امام کے ذریعے سے طے کرائے اور ان مقدمات کے سوا جن میں مجبوراً انہیں عدالت میں جانا پڑے یعنی ایسی صورت میں کہ مدعی یا مدعا علیہ غیر احمدی ہو۔ اور وہ خانگی فیصلہ پر راضی نہ ہو۔ اپنے تمام تنازعات حضرت امام کے حضور پیش کریں۔ پھر وہ خود اس کا فیصلہ کریں۔ یا اپنی طرف سے کسی شخص کو اس پر مقرر کریں۔ اس طریق کے اختیار کرنے سے یہی فایدہ نہیں ہوگا۔ کہ ہم سب اخراجات سے بچ جاوینگے۔ بلکہ ہمارے اندر تمالرنیشن اور تعمیل حکم کے جذبات ترقی کرینگے۔ اور شریعت اسلامیہ کی حرمت ہمارے دل میں پیدا ہوگی۔ اور اس کے علاوہ عدالتوں کے اوقات کو ہم بچائیں گے۔

گورنمنٹ اس طریق کو پسند کرتی ہے وہ دل سے چاہتی ہے کہ مقدمہ بازی کم ہو۔ وکلا کی تعداد کو معین کرنے اور آنریری مجسٹریٹوں اور پنچایتوں کے قایم کرنے سے گورنمنٹ کا کیا منشا رہے۔ یہی کہ مقدمات کم ہوں

گورنمنٹ پسند کرتی ہے کہ لوگ طول عمل سے بچیں اور چونکہ اپنے واقف کار لوگوں کو حقیقت سے آشنائی ہوتی ہے اور معاملات کی اصلیت سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔ اس لیے بعض ضلعوں میں امتحاناً پنچائیت سسٹم کو قایم کیا گیا ہے احمدی جماعت کے لیے اس پر عمل کرنا بہت سہل ہے۔ اس کے ہاں تو پہلے سے پنچاتیں بنی ہوئی ہیں۔ ہر جگہ انجمنیں موجود ہیں۔ اگر دو بھائی میں تنازعہ ہو۔ تو وہ انجمن میں پیش ہو اور انجمن کے فیصلہ کے متعلق اگر کسی فریق کو کوئی عذر ہو۔ تو وہ کاغذات صدر انجمن میں بھجوا سکتا ہے۔ اور صدر انجمن کے فیصلہ پر بھی اس کی تسلی نہ ہو۔ تو حضرت خلیفہ ثانی کے حضور اس کا اپیل ہو سکتا ہے۔

براہ راست بھی معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش ہو سکتا ہے اور وہ خود یا کسی دوسرے کی معرفت اس کی تحقیقات اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر خلافت میں اس کی طرف خلیفہ ثانی نے قوم کو متوجہ کیا تھا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا ایک فعل ہے کہ ابھی اس پر پورا ایک سال نہیں گذرتا جو خدا تعالےٰ نے رواج کو قانونی حیثیت دینے کا سوال پیدا کر دیا ہے۔ اوروں کے لیے ہو یا نہ ہو مگر ہمارے لیے تو یہ ایک بابرکت تحریک ہے کہ ہم حضرت امام کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے اپنے واسطے سہولتیں پا سکتے ہیں

اگر ہمارا یہی رواج اسی تقریب پر درج ہو جاویگا تو ہمارے مقدمات شریعت کے ماتحت فیصل ہونگے۔

چونکہ ہمارا دوسرے مسلمانوں سے اختلاف ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہمارا ان کا اصولی اختلاف ہے اس لیے ہمارے قضایا کا تصفیہ اور فیصلہ ہمارے ہی علماء کر سکتے ہیں۔

غرض اس وقت ہماری جماعت کے لیئے کام کرنے کا موقعہ ہے میری رائے میں سردست ہر احمدی انجمن کو فوراً اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی معرفت ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کو اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ

احمدی جماعت حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کو وہی مسیح اور مہدی یقین کرتی ہے جس کا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اور آنے والے مہدی کے متعلق ان عقاید کو تسلیم نہیں کرتی اور صحیح نہیں سمجھتی جو غلط فہمی سے دوسرے لوگوں میں پیدا ہو گیے ہیں کہ وہ آکر خونریزیاں کریگا۔ آنیوالا مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ ہم لوگ چونکہ ایک امام کے ماتحت ہیں۔

جس کا ہیڈ کوارٹر قادیان میں ہے۔

اور ہمارا موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں جو جماعت میں خلیفہ ثانی کہلاتے ہیں۔ ہمارے تمام تنازعات کا فیصلہ شریعت اسلامیہ کے ماتحت ہونا چاہئے یہی ہمارا رواج اور دستور العمل ہے۔ باقی کسی اور رواج اور دستور العمل کے ہم پابند نہیں اور نہ ہم پر وہ حجت ہے۔ ہمارے مقدمات میں شریعت اسلامیہ کا فیصلہ ہوگا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح یا آپ کے مقرر کردہ اشخاص کے ہاتھ سے ہو۔ اور اگر گورنمنٹ کرے تو حضرت خلیفہ ثانی کے فتوے کے مطابق ہو میں نہیں کہتا کہ یہی مضمون ہو۔ بلکہ میری غرض یہ ہے کہ ہمکو سردست اس مقصد کی اطلاع فوراً گورنمنٹ پنجاب کو صاحب ڈپٹی کمشنر کی معرفت کر دینی چاہیئے۔ اس میں اس امر کی صراحت ہو کہ ہم اپنے تصفیہ مقدمات میں شریعت کی پابندی کرینگے۔ اور ہمارے فیصلوں میں شرعی فیصلہ وہ مسلم ہوگا۔ جو ہمارے امام موجودہ قادیان یا اس کے مقرر کردہ اشخاص یا علماء کے ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ ہم کو اس امر کی بھی صراحت کرنی ہے۔ کہ منکرین خلافت کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کوئی قول اور فعل ہمارے لیے حجت نہیں۔ جب تک یہ صراحت نہ ہو ایسی اطلاع ناقص اور ادھوری ہوگی

غرض جماعت کو بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اور ہر جگہ کی جماعتوں کو ایسی اطلاع بھیجدینی چاہیئں۔

تالیف واشاعت

فاروق کا اجرا

میرے محترم بھائی میر قاسم علی صاحب کا فاروق نکل آیا۔ انہوں نے جب اول ہی اول اخبار نکالنے کی تحریک کی تو میں نے اس اخبار کا نام **فاروق** تجویز کیا تھا۔ اسی نام سے انہوں نے اعلان بھی کیا۔ پھر وہی فاروق الحق بن کر نکلا۔ خلافت ثانیہ کے عہد سعادت میں لاہور سے ایک اخبار کا اجرا شترکہ سرمایہ سے تجویز ہوا۔ مجھے یہ نام بہت پیارا اور موزون معلوم ہوتا تھا۔ اس لیئے **الفاروق** نام کا اعلان ہوا۔ لیکن آخر یہ سعادت پھر میر قاسم علی صاحب کے ہی حصہ میں آئی۔ **فاروق** نکلا۔ اور بڑی شان سے نکلا۔

احمدی قوم اپنے اخبارات کی اشاعت کے لیے ایک خاص جوش رکھتی ہے۔ ایسے وقت میں کہ قوم بدر اور الحق کا قایم مقام تلاش کر رہی تھی۔ **فاروق** ان کے لیے ایک نعم البدل ہوگا۔ میں اس کی ہر طرح کامیابی کی دعا کرتا ہون سالانہ قیمت صرف تین روپے حجم بارہ صفحے۔

کام کرنے کا وقت ہی ہے

حضرت اولوالعزم اپنے ارادون میں مضبوط چٹان پر کھڑا ہے وہ قدم آگے بڑھاتا ہے پیچھے نہیں ہٹاتا۔ قرآن مجید کے ترجمہ کے لیے رات کے دس دس بجے تک جماعت ترجمہ کنندگان کو ساتھ لیکر کام کرتا ہے اس کی یہ مستعدی اور ہمت ہمین سبق دیتی ہے کہ قدم اٹھائین اور بڑھے چلین۔ قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کے لیے فکر کرین اور ہر طرح سعی کر کے اس ثواب کے مستحق بنین جو اشاعت قرآن کریم کا ہے۔

شاید پہلے تم ہی ہو

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کے لیے کم از کم پچاس ایسے **والینٹرون** کی ضرورت ہے جو اسے **غیر اقوام** اور **غیر احمدیون** میں مشتہر اور فروخت کرین اور یہ عہد کرین کہ ہر ایک ان میں سے سو کاپی فروخت کریگا ہماری غرض اس سے **تجارتی** کاروبار نہیں بلکہ اصل غرض اشاعت و تبلیغ ہے اگر پچاس ایسے والینٹر نکل آوین تو بہت حصہ یورپ و امریکہ کی **لائبریریون** میں بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ بات کچھ مشکل تو نہیں اگر احباب کوشش کرین۔ آپ کیون اس کے لیے درخواست نہیں بھیجدیتے۔ شاید آپ ہی پہلے آدمی ہون۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو ایسے والینٹر اطلاع دین۔

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کا کام شروع ہو گیا ہے پہلی جلد کا پہلا نمبر بھی شایع ہو گیا جو کچھ ہوا خدا تعالے کے فضل سے ہوا۔ آئیندہ اس کے ہی فضل پر بھروسہ اور توکل ہے۔ **سیرۃ** جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔ دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی **اعلیٰ اور معمولی**۔ درجہ اول کی سیرت مجلد ہے قیمت ۱۲ اور علی التواتر ہے لیکن اگر ایک ہزار خریدار مستقل ہو گئے تو یہی سیرت جواب سو صفحہ کا رسالہ ہے اس سے قریباً ڈیوڑھے حجم پر اسی قیمت پر شایع ہوگا۔ دوسرا نمبر کاتب لکھ رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے میں یقین کرتا ہون کہ نومبر کے اوایل میں شایع ہو جاوے سالانہ جلسہ تک میں اپنی کوشش اور ہمت پر نہیں بلکہ خدا تعالے کے فضل اور تائید پر اعتماد کر کے امید کرتا ہون کہ **سیرۃ مسیح موعود** کے کم از کم **۴۰۰ صفحے** تو شایع ہو جائین۔ یہ **سیرۃ غیر احمدیون** میں مفت شایع کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ **مفت تقسیم** کے لیے خریدین گے انہیں دوسرے درجہ کی کتاب ۸ رفی جلد کے حساب سے دی جاویگی۔ بشرطیکہ ایسی درخواست ۵ جلد سے کم کی نہ ہو۔ کیا **ایک سو** بزرگ بھی اس نیک کام کے لیے قدم نہیں اٹھاوین گے؟ اس کا جواب آئیندہ واقعات دینگے۔

رسالہ احمدی خاتون

اس کا تیسرا نمبر بھی طیار ہو گیا ہے اس کے مضامین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ سیرۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نمبر ۳ - (۲) مسلمان عورتون کی سوانح عمریان۔ اور ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ و بکریؓ (۳) بیٹیا (۴) متفرق نوٹ (۵) پانچ زریں (ایک ادب آموز کہانی) (۶) فضیحت اور نصیحت (۷) مسلمان مستورات کی تاریخی واقعات (۸) پنج ارکان اسلام (۹) نورانی کرن (۱۰) گھرون کی باتیں (۱۱) عورتون کے لیے دلچسپ خبرین۔ (۱۲) حفظان صحت۔

رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش ہو رہی ہے کامیابی خدا کے فضل اور تائید پر موقوف ہے۔ احباب کی توجہ کو بلحاظ اسباب بہت دخل ہے رسالہ کے سرپرستی میں اب تک مندرجہ ذیل بزرگون نے منظور فرمائی ہے۔

۱۔ حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علیخان صاحب قبلہ

۲۔ حضرت نواب مولوی سید محمد رضوی صاحب قبلہ

۳۔ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب سب اورسیر۔

۴۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب ہیڈ اسسٹنٹ

۵۔ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ بنت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔

تیسرا نمبر خریدارون کے نام وی پی کر کے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر آئیندہ یہ تجویز کی ہے کہ ہر نمبر کی کاپیان وی پی ہون جو ایک مہینے کے اخراجات کے لیے کافی ہون اس لیئے تیسرا نمبر ۴۰ خریدارون کے نام وی پی ہوگا اور پھر چوتھا نمبر ۴۰ کے نام علے ہذا القیاس۔

سلک مروارید

کا تیسرا حصہ طیار ہو گیا ہے قیمت ۴ر علاوہ محصول ڈاک۔

دو ضروری کام

تالیف واشاعت ملفوظات احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلمات طیبات اور ملفوظات و مکتوبات کی تالیف و اشاعت کی جو سبقت مجھے حاصل ہے وہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ابھی تک بہت کچھ اس سلسلہ مین کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نے آئیندہ خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ مکتوبات و مراسلات اور ہر قسم کی تحریرین اور تقریرین شایع کرنے کا انتظام کیا ہے اور یہ ایک خاص کام ہوگا۔ وباللہ توفیق۔

اس سلسلہ میں پہلی کتاب انشاء اللہ العزیز اوایل نومبر ۱۹۱۵ء میں کر دیجاویگی۔ ان رسالجات کی ترتیب طبع وغیرہ میں پوری احتیاط اور عمدگی کو مد نظر رکھا جائیگا وباللہ توفیق اور ہر ایک رسالہ مجلد ہوگا اور لائبریری آڈیشن ہوگا۔ پہلا رسالہ پادری مارسین اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت اور اس پر حضرت صاحب کا اصولی محاکمہ اپنی قلم سے لکھا ہوا شایع ہوگا یہ رسالہ آجتک کبھی پریس اور پبلک میں نہیں آیا اس سلسلہ کے باقاعدہ جاری رکھنے کے لیے ایک ہزار دوستون کی ضرورت ہے۔ جو ہر کتاب شایع ہونے پر لے لیا کرین۔ کوئی پیشگی قیمت نہ لی جاویگی۔ بلکہ کتاب طبع ہونے پر وی پی روانہ ہوگی حضرت مسیح موعود کے کلام کے خواہشمند اور اس کی اشاعت کے لیے دردمند دل رکھنے والے درخواستیں میرے نام بھیجدین۔

دیکھو بقیہ صفحہ ۸ کالم تیسرا

عہدِ فاروقی اور خلافتِ فضلِ عمری

نمبر (۳)

قرآن مجید کی حفاظت اور اس کی تعلیم و ترویج کے متعلق حضرت فاروق اعظم کے کارناموں کی تفصیل تاریخ میں موجود ہے یہاں صرف اسی قدر کہنا ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب و جمع کا کام جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا۔ اس کے محرک بھی حضرت فاروق اعظم ہی تھے۔ کیونکہ مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں بہت سے صحابہ شہید ہو گئے۔ جو حفاظ قرآن تھے۔ تو لڑائی کے بعد حضرت فاروق نے حضرت ابوبکر کے پاس جا کر کہا کہ اگر اسی طرح حفاظ قرآن اُٹھتے گئے۔ تو قرآن جاتا رہیگا۔ اسی لیے ابھی سے اس کی جمع و ترتیب کی فکر کرنی چاہیے۔

غرض اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ قرآن مجید کی جمع و ترتیب کا کام ہو گیا۔ حضرت فاروق نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی اشاعت اور تعلیم کا خاص اہتمام کیا اور تمام ممالک مفتوحہ میں قرآن مجید کا درس جاری کیا۔ اور معلم و قاری مقرر کر کے انکی تنخواہ مقرر کیں۔ یہاں تک کہ خانہ بدوش بدوؤں میں جبری تعلیم قرآن مجید کی جاری کی۔ اور ان میں مکاتب قرآن کھولے اور **قاری صحابہ** کو تعلیم قرآن کے لیے دُور دُور مقامات پر بھیجا گیا۔

قرآن مجید کی اشاعت اور تعلیم کے لیے اور بھی قیمتی اور واجب التقلید تدابیر حضرت **فاروق** نے اختیار کیں میں اس خیال سے کہ ناظرین الحکم انہیں دلچسپی سے پڑھیں گے **الفاروق** میں سے تھوڑا سا اقتباس دیتا ہوں۔

حضرت عمر نے قرآن مجید کی زیادہ اشاعت کے لیے ان تدبیروں کے ساتھ اور بہت سے وسایل اختیار کیے ضروری سورتوں یعنی۔ بقرہ۔ نساء۔ مائدہ۔ حج۔ نور۔ کی نسبت یہ حکم دیا۔ کہ سب لوگ اس قدر قرآن مجید ضرور سیکھیں کیونکہ ان میں احکام اور فرائض مذکور ہیں۔

ء یہ تمام تفصیل کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۸۱ میں ہے اور اصل روایت طبقات ابن سعد کی ہے ۱۲۔

اعمال کو لکھ بھیجا۔ کہ جو لوگ قرآن مجید سیکھیں ان کی تنخواہیں مقرر کر دی جاویں (بعد کو جب ضرورت نہ رہی تو یہ حکم منسوخ کر دیا) اہل فوج کو جو ضروری ہدایتیں لکھکر بھیجا کرتے تھے۔ ان میں یہ بھی ہوتا تھا کہ قرآن مجید پڑھنا سیکھیں۔ وقتاً فوقتاً عمال سے قرآن خوانوں کا رجسٹر منگواتے رہتے تھے۔ ان تدبیروں کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ بیشمار آدمی قرآن پڑھ گئے۔ ناظرہ خوانوں کا شمار نہ تھا۔ لیکن حافظوں کی بھی تعداد سیکڑوں ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔ فوجی افسروں کو جب اس مضمون کا خط لکھا۔ کہ حفاظ قرآن کو میرے پاس بھیجدو۔ تاکہ میں انکو قرآن کی تعلیم کے لیے جابجا بھیجوں۔ "تو سعد و قاص نے جواب لکھا کہ صرف میری فوج میں تین سو حافظ موجود ہے۔

تیسرا امر یعنی صحت اعراب و صحت تلفظ اس کے لیے بھی نہایت اہتمام کیا۔ اور درحقیقت یہ سب سے مقدم تھا قرآن مجید جب مرتب و مدون ہوا تھا۔ تو اعراب کے ساتھ نہیں ہوا تھا۔ اس لیے صرف قرآن مجید کا شایع ہونا کچھ مفید نہ تھا۔ اگر صحت اور تلفظ کا اہتمام نہ کیا جاتا۔ حضرت عمر نے اس کے لیے مختلف تدبیریں اختیار کیں

سب سے اول یہ کہ ہر جگہ تاکیدی احکام بھیجے۔ کہ قرآن مجید کے ساتھ صحت الفاظ و صحت اعراب کی بھی تعلیم دی جاوے ان خاص الفاظ حسب روایت ابن الانباری ہیں۔ تعلموا اعراب القراٰن کما تعلمون حفظہ اور مسند دارمی میں یہ الفاظ ہیں تعلموا الفرایض واللحن والسنن کما تعلموا القراٰن

دوسرے یہ کہ قرآن کی تعلیم کے ساتھ ادب اور **عربیت** کی تعلیم بھی لازمی کر دی۔ تاکہ لوگ خود اعراب کی صحت کی تمیز کر سکیں۔

تیسرے۔ یہ حکم دیا کہ کوئی شخص جو لغت کا عالم نہ ہو قرآن نہ پڑھانے پایے۔

یہ تو **فاروقی** کوششوں کا ایک خاکہ ہے۔ اب میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت **فضل عمر** نے قرآن مجید کی اشاعت و تعلیم کے لیے کیا انتظام کیا ہے۔

جسطرح پر حضرت فاروق نے بدوؤں میں قرآن مجید کے مکاتب جاری کیے تھے۔ حضرت اولوالعزم نے دیہات میں قرآن مجید کی تعلیم کے لیے مکاتب جاری کیے ہیں۔ جو انجمن ترقی اسلام کے ماتحت ہیں۔ ان مکاتب کی اصل غرض یہی ہے کہ دیہاتوں میں قرآن مجید کی تعلیم عام ہو جائے۔ ان مدارس کے معلمین کے فرایض میں یہ بات بھی داخل ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کے درس کو اپنی اپنی جگہ جاری کریں۔ اور تعلیم القرآن کو عام کریں۔ عورتوں۔ مردوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔

سب کو پڑھانے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ۱۲۔ اپریل کو جو تقریر کی تھی۔ اس میں یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی جماعت میں کوئی شخص بھی جاہل نہ رہے۔ خواہ وہ عمر کے کسی حصہ میں ہو۔ پھر آپ نے ہر ایک جگہ کی جماعت کو درس قرآن کے لیے خاص طور پر تاکید کی تھی۔ اور مختلف جگہ قرآن مجید کے درس جاری ہو گئے ہیں۔ میری ان **باتوں** کو بطور ایک متفرس کی پیشگوئی کے یاد رکھو۔ کہ وہ وقت آتا ہے جب کہ عمال کے لیے قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس لازمی ہو جاویگی سلسلہ کی ذمہ داریوں کے کام **قرآن مجید** کے علما کے سپرد ہونگے۔ حضرت فضل عمر کی خلافت کے ابھی ابتدائی ایام ہیں۔ لیکن انتظامی نقیصوں میں جوں جوں اصلاح ہوتی جائے گی۔ اسی قدر نسبہ اشاعت قرآن کریم ترقی کرتا جائیگا۔

آپ خود قرآن مجید کا درس عورتوں اور مردوں میں دیتے ہیں اور مستورات کی تعلیم تدریس کے لیے اپنے گھر میں خاص طور پر ترقی علم کی طرف متوجہ ہیں۔

ان انفرادی کوششوں کے علاوہ جو عالمگیر اور ہمہ گیر کوشش قرآن مجید کی اشاعت و تعلیم کے لیے حضرت اولوالعزم نے کی ہے۔

وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر ہے

قرآن مجید کے ترجمہ کا سوال مدت سے سلسلہ میں بغرض بحث میں رہا ہے اور گذشتہ چند سالوں کے اندر ایک شخص کو انجمن نے ملازم رکھکر اس سے **قرآن مجید** کا انگریزی ترجمہ شروع کرایا۔

انگریزی ترجمہ سے مقدم قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ ہے۔ جو اپنی قوم اور دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں جانا چاہیے۔ مگر ساری توجہ اور کوشش انگریزی ترجمہ کی طرف رہی اور ہزاروں روپیہ اس پر خرچ کیا گیا۔ اور مترجم کی خود نازبرداریوں اگر کوئی قیمت ہو سکتی ہے۔ تو وہ ان میں شامل نہیں۔ لیکن مترجم کی خود غرضی نے اس سارے کام پر جو قوم کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے کرایا گیا تھا۔ اپنی ذاتی ملکیت قرار دیکر۔ اور اس کے ساتھ اس ترجمہ کے لیے جو قیمتی کتابوں کا ذخیرہ مہیا کیا گیا تھا۔ اسے بھی مستعار لینے کے باوجود دبا کر پانی پھیر دیا اور ترجمہ انگریزی کے کام کو پھر اسی پہلی منزل پر پہونچا دیا۔ مومن تو ایسی باتوں سے ہراساں نہیں ہوتا۔ اگر وہی ترجمہ حضرت اولوالعزم کے ہاتھوں شایع ہو جاتا۔ تو آپ کی اولوالعزمی اس پہلو سے ظاہر نہ ہوتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کی قابلیت اور کام کرنے والی قوتوں کا ——

کو اظہار کرنا تہا۔ اس لیے تیس انگریزی کے ترجمہ کو دے جانے کے بعد حضرت اولوالعزم نے نئے سرے سے اس کام کو شروع کیا۔ اور قرآن مجید کے نہ صرف انگریزی زبان میں بلکہ اردو ترجمہ کی اشاعت کے لیے بہی تدبیر کی چنانچہ یہ کام جاری ہے اور نہایت محنت اور مستعدی سے پوری تحقیق اور دلسوزی سے ہو رہا ہے اردو ترجمہ بہی چہپ رہا ہے اور انگریزی ترجمہ کا نمونہ شایع ہو چکا ہے۔ پہر اس کام کے لیے وقت اور دماغ کی قربانی کے علاوہ جو **مالی قربانی** حضرت اولوالعزم کی طرف سے ہوئی ہے اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں میں کسی دوسرے وقت پر اظہار کا ارادہ رکہتا ہوں۔

اس کوشش کے علاوہ **قرآن مجید کی خدمت** واشاعت کے لیے جو کوشش پہلے سے جاری تہیں مثلاً خاکسار ایڈیٹر الحکم کا ترجمۃ القرآن جو پارہ پارہ شایع ہو رہا ہے یا صدر انجمن کے ماتحت حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب تفسیر لکہ رہے تہے۔ آپ ان کوششوں کے برابر جاری رہنے کے لیے ہر قسم کی امداد واعانت فرماتے ہیں جس سے آپ کے اس بڑہے ہوئے جوش کا پتہ لگتا ہے۔ جو قرآن مجید کی اشاعت کے متعلق ہے۔ پہر جو لوگ یہاں رہتے ہیں۔ وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ **قرآن مجید** کی اشاعت کے لیے محض جوش ہی آپ کی فطرت میں نہیں بلکہ اس خصوص میں **علمی کام** جسقدر آپ کرتے ہیں وہ بعض اوقات ان کی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے یعنی کثرت کام کیوجہ سے آپ کی صحت ناساز ہو جاتی ہے مگر آپ اپنی صحت کی اس کے مقابلہ میں بہت کم پرواہ کرتے ہیں اور سمجہتے ہیں۔ کہ زندگی تو آخر ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ جسقدر **خدمت قرآن مجید کی ہو جائے کم ہے۔**

ترجمۃ القرآن میں آپ گہنٹوں بیٹہتے ہیں اور اس کی موجودگی میں کام کرتے ہیں اور کراتے ہیں۔ گہر میں **قرآن مجید** کا درس ایک غذائے روح ہو گیا ہے۔ اردو ترجمہ **قرآن مجید** کے لیے بے خود خاص محنت کرتے ہیں اور انگریزی ترجمہ کے لیے آپ نوٹ لکہتے ہیں اور ان نوٹوں کے لکہنے میں جن مشکلات کو مدنظر رکہکر کرنا پڑتا ہے وہ ہر شخص سمجہ ہی نہیں سکتا۔ پہر یہ جوش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اس کی اشاعت ہو جائے تاکہ جو کچہ بہی ہو دنیا کو پہونچ جاوے مختلف جگہ جو مدارس اور مکاتب جاری کرائے انکو بہی درس اصلاحی **مکاتب** بنانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے لکہ چکا ہوں۔

غرض ہر پہلو سے اور ہر رنگ میں آپ قرآن کی حفاظت اور **اشاعت** کے سوال پر غور کر رہے ہیں اور غور وفکر کے نتائج کو عملی رنگ دے رہے ہیں۔

سالانہ جلسہ آرہا ہے

سالانہ جلسہ میں اب گویا دو ہی مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے متعلق قوم میں ابہی سے تیاری اور اہتمام شروع ہو جانا چاہیے۔ گذشتہ سال خدا کے فضل وکرم سے جو کامیابی سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوئی اس سے ضرور ترقی لازمی ہے۔ کیونکہ مومن کے دو دن بہی برابر نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ ایک سال کے بعد وہ اسی مقام پر ہو جہاں پہلے تہا۔

سالانہ جلسہ اب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قومی جزو گیا ہے اس موقعہ پر جہاں ہمیں اپنی ماتحت گذشتہ ایک سال پر غور کرنا ہوتا ہے وہاں ہمیں یہ دیکہنا ہوتا ہے کہ آئندہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اور اس کے لیے جہان تک ہماری مساعی اور تدابیر کا تعلق ہے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ عام طور پر جلسوں کی کامیابی دو پہلوؤں سے دیکہی جاتی ہے ایک بلحاظ کثرت حاضرین کے دوسرے بلحاظ تعداد چندہ کے۔ مگر ہمارے اِس جلسہ کے اغراض میں پہلی بات تو بے شک داخل ہے۔ لیکن چندہ **اصل مقصد** نہیں اور نہ حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ سالانہ کو اس غرض سے قایم کیا تہا۔ اس لیے ہم اپنے جلسہ کی کامیابی کا اس پر انحصار نہیں کرتے۔ گو جب سے انجمن قایم ہوئی اس وقت سے **چندہ** بہی ایک جزو جلسہ کا ہو گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جلسہ کی غرض **تزکیہ نفوس** ہی تہی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی نے بہی اس جلسہ کو اسی غرض کے لیے مخصوص کر رکہا ہے۔

احباب کو ابہی سے اسکی شمولیت کا فکر کرنا چاہیے۔ اور نہ صرف خود آنا چاہیے بلکہ جسقدر دوست کوشش کر سکتے ہیں وہ اپنے اہل عیال کو لیکر آئیں۔ تاکہ ایسی تقریبوں پر انہیں سلسلہ کی **عظمت** اس کی ضرورت اور **کام** سے واقفیت ہو۔ میں دیکہتا ہوں کہ کئی احمدی ایسے ہیں جو بڑے ہی مخلص اور سرگرم ممبر تہے مگر اس ایک سہل انگاری کیوجہ سے ان کے مرنے کے بعد ان کے گہروں سے **احمدیت** ہی نکل گئی ان کی اولاد کو تعلق نہ رہا جو ان کے دلوں میں تہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی بنا پر یہاں مدرسہ قایم کیا تہا۔ کہ لوگ اپنے بچوں کو یہاں بہیجیں۔ اور اس طریق سے ان کا تعلق قادیان سے مضبوط ہوتا رہیگا اور وہ بچے بجائے خود اپنے والدین کے لیے یہاں ایک **سفیر** کا کام کریں گے حضرت اقدس کو دعاؤں کی تحریک کرتے رہیں گے۔ اور خود آپ دعاؤں میں شامل رہیں گے جن لوگوں کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ وہ اس کے تجربہ کار ہیں۔

غرض سالانہ جلسہ پر ہمارے دوستوں کو نہ صرف خود آنا چاہیے بلکہ اپنی بیوی بچوں کو بہی لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دوسرا پہلو۔ چندہ کا ہے جسکے متعلق میں نے کہا ہے کہ یہ اصل غرض جلسہ کی نہیں تہی اور اب بہی نہیں ہے یہ بالکل درست ہے لیکن **قومی ضروریات** آخر قوم ہی کے پورا کرنے سے پوری ہو سکتی ہیں۔ دوسری انجمنوں اور جلسوں میں ایسے لوگ بہی جمع ہو کر چندہ دے سکتے ہیں یا ان سے چندہ لیا جا سکتا ہے جنکو اس انجمن کے بانیوں اور کارکنوں سے اختلاف عقاید ہو۔ مگر احمدی جماعت اپنی انسٹیوشنز کے لیے غیر احمدیوں سے چندہ نہیں مانگتی۔ اور نہ ان کے سامنے دست سوال دراز کرنا چاہتی ہے بلکہ وہ خود اپنی ہی کوششوں اور مساعی کو خدا تعالےٰ کے فضل کے نیچے کامیاب دیکہنا چاہتی ہے اس لیے جب کہ یہ ایک مسلم امر ہو۔ کہ سلسلہ کی ضروریات کے لیے اسی قوم نے انتظام کرنا ہے تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس طرح دیں اور کب دیں۔ قوم اپنی ضروریات کو آپ ہی پورا کرنے کی فکر کریگی۔ ہاں اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ **اس کی ضروریات اس قدر** ہیں۔ اس کے متعلق سالانہ بجٹ ان کے پاس جا چکا ہے۔ اور انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ آئندہ سال **انہوں نے کیا خرچ کرنا** ہے۔ پس اسکی فکر کرو۔

نکاح کی ضرورت

حضرت سید احمد نور کابلی ان لوگوں میں سے ہیں جو نہایت عزت اور احترام کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ پہلا شخص ہی جو سنگلاخ کابل سے ہجرت کر کے آیا۔ اور حضرت شہید مرحوم کے ساتھ جس وفاداری اور جان نثاری کی خدمت انہوں نے سرانجام دی وہ تفصیل چاہتی ہیں۔ حضرت سید احمد نور کی اہلیہ فوت ہو چکی ہے اور ان کی والدہ بہت بڑہیا ہے ایک دیندار اور زاہدہ بزرگ بی بی ہیں جو لوگ سعادت مند اور متقی لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں ان کے لیے یہ بہترین موقعہ ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ حضرت خلیفہ ثانی اس شخص کو خاص محبت اور قدر کی نظر سے دیکہیں گے۔ جو سید احمد نور کو اپنی لڑکی دیگا۔ سید احمد نور دنیوی حیثیت کے لحاظ سے بہی ایک معزز اور آسودہ حال آدمی ہے مگر میں اس کی آسودگی اور تجارتی ترقی کو پیش نہیں کرتا اس حیثیت سے شادیاں کرنا اور لڑکے اور لڑکیاں تلاش کرنا ایک سخت نقص ہے جس پر انشاء اللہ میں مفصل پہر لکہونگا۔ خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی قدر کرنے والے اور ایک مہاجر فی سبیل اللہ متقی کی دعاؤں سے فایدہ اٹہانے والے قدم بڑہائیں اور مجہے۔ یا براہ راست حضرت خلیفہ المسیح [illegible]

بقیہ مضمون صفحہ ۵۔

صیغہ سیرۃ مسیح موعود تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور سوانح کے ساتھ تاریخ سلسلہ عالیہ

[احم]دیہ کا ایک خاص صیغہ قایم کیا گیا ہے جس میں اس سلسلہ [کی] تاریخ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی سوانحعمریان شایع [ہ]وا کرینگی یہ سلسلہ جسقدر مفید اور ضروری ہے وہ ظاہر ہے [حضر]ت نبی کریم صلعم کے صحابہؓ کی سوانح بڑی بڑی ضخیم کتابون میں [موجو]د ہے اور وہ ایسے اوقات میں جمع کی گئین جبکہ اشاعت [...]ر کے ذرایع اور اسباب نہ تھے۔ اس وقت وا لصحف [...]ت کے ماتحت اسباب نشر وطبع حضرت مسیح موعود [...]کی صداقت کا ایک نشان ہیں۔ اس لیے اگر اب اس کام [...]ہ جاوے۔ تو یہ کفر نعمت ہوگا۔ پس میں نے ارادہ کیا ہے [...] اللہ تعالیٰ نے کا فضل شامل ہو۔ تو اس سلسلہ میں سلسلہ کے [...]ن اور عوام کی سوانحعمریان شایع کردی جاوین اور [...]جملہ باتصویر ہوگا درخواستیں ایڈیٹر الحکم کے نام ہون